ماہنامہ آبگینۂ فکر — 4 — ۱۹ جون 2025ء

نیلی بھیمڑ کی دلہنیا منڈی ہلدی بھیمڑ کی عیدگاہ والی لکڑمنڈی

کنڈیرہ پلندر بائی پاس کے قریب 20 کنال 4 مرلے پر محیط ہلدی کی دوسری بڑی منڈی، جہاں ہر جمعرات کو 200 سے زائد آڑھتی اور 1.0 لاکھ من ہلدی کی خرید و فروخت ہوتی ہے

رپورٹ: ثمینہ ارشد قریشی

نیلی بھیمڑ کی دلہنیا منڈی ہر جمعرات کی صبح جاگتی ہے۔ فجر کی اذان سے پہلے ہی ٹریکٹر ٹرالیاں، پک اپ گاڑیاں اور گدھا گاڑیاں ہلدی سے لدی ہوئی منڈی کے گیٹ پر قطار باندھ لیتی ہیں۔ 20 کنال 4 مرلے پر پھیلی یہ منڈی ضلع کنڈیرہ کی سب سے بڑی ہلدی منڈی ہے، جہاں ہر ہفتے 200 سے زائد آڑھتی 1.0 لاکھ من ہلدی کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔ منڈی کے ناظم چودھری نثار احمد وڑائچ کے مطابق گزشتہ سال منڈی کی سالانہ آمدنی 4 ارب روپے سے زیادہ رہی۔

منڈی کا قیام 1998ء میں عیدگاہ کے قریب خالی پڑی زمین پر عمل میں آیا تھا۔ ابتدا میں یہاں صرف 30 آڑھتی تھے اور ہلدی زیادہ تر بوریوں میں بیچی جاتی تھی۔ 2007ء میں منڈی کو موجودہ جگہ پر منتقل کیا گیا۔ اب یہاں 200 پختہ دکانیں، 2 کلومیٹر لمبی اندرونی سڑک، 14 واش رومز اور ایک مسجد موجود ہے۔ منڈی کمیٹی کے سیکرٹری محمد یونس بھٹی نے بتایا کہ ہر آڑھتی سے 2 فیصد کمیشن لیا جاتا ہے، جس میں سے 0.5 فیصد منڈی کی ترقی پر خرچ ہوتا ہے۔

ہلدی کی کاشت کنڈیرہ کے مشرقی دیہات میں بڑے پیمانے پر ہوتی ہے۔ موضع کوٹ سلطانہ، سرائے نور اور ڈھوک جیون کے کاشتکار اپریل میں بیج بوتے ہیں اور فروری میں فصل تیار ہو جاتی ہے۔ ایک ایکڑ سے اوسطاً 28 من خشک ہلدی حاصل ہوتی ہے۔ کاشتکار تنظیم کے صدر حاجی عبدالستار ڈوگر کا کہنا ہے کہ کھاد اور بیج کی قیمتیں بڑھنے سے لاگت میں 35 فیصد اضافہ ہوا ہے، مگر ہلدی کا نرخ اسی رفتار سے نہیں بڑھا۔

منڈی میں ہلدی کی تین بڑی اقسام فروخت ہوتی ہیں۔ پالش شدہ فنگر ہلدی سب سے مہنگی بکتی ہے، جس کا نرخ اس وقت 14 ہزار روپے فی من ہے۔ دوسرے درجے کی گانٹھ ہلدی 9 ہزار روپے من اور کچی ہلدی 4 ہزار روپے من فروخت ہو رہی ہے۔ آڑھتی یونین کے جنرل سیکرٹری حاجی نذیر احمد ساہی کا کہنا ہے کہ منڈی میں ہر قسم کی ہلدی کے الگ الگ ریٹ مقرر ہیں اور بولی کا عمل صبح 8 بجے شروع ہو کر دوپہر 2 بجے تک ختم ہو جاتا ہے۔

منڈی میں خواتین کے لیے ایک الگ حصہ مختص کیا گیا ہے جہاں وہ اپنی پیداوار براہِ راست خریداروں کو فروخت کر سکتی ہیں۔ اس حصے کی نگران بی بی رضیہ خاتون ہیں، جو 12 خواتین کاشتکاروں کو ہر جمعرات کو جگہ الاٹ کرتی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ پہلے عورتوں کو اپنی پیداوار کا بڑا حصہ مرد آڑھتیوں کے ذریعے بیچنا پڑتا تھا، جس سے انہیں اصل قیمت کا صرف 60 فیصد ملتا تھا۔ اب وہ براہِ راست 90 فیصد تک وصول کر رہی ہیں۔

منڈی کے ایک بڑے آڑھتی حاجی منظور حسین بھٹی کے مطابق ہلدی کی قیمت کا تعین بین الاضلاعی طلب و رسد سے ہوتا ہے۔ ان کے بقول جب بھارت سے درآمد کم ہوتی ہے تو مقامی ہلدی کی مانگ بڑھ جاتی ہے۔ ’’پچھلے سال بھارت سے ہلدی کی درآمد بند ہوئی تو ہمارے ریٹ راتوں رات 40 فیصد اوپر چلے گئے۔ کاشتکار کو اس وقت فائدہ ہوا، مگر صارف کو نقصان اٹھانا پڑا۔‘‘

منڈی کمیٹی نے 2022ء میں ہلدی کی آلودگی جانچنے کے لیے ایک لیبارٹری قائم کی تھی، جہاں ہر کھیپ کے نمونے لیے جاتے ہیں۔ لیبارٹری انچارج ڈاکٹر فرحانہ یاسمین کے مطابق اب تک 3 ہزار 600 نمونوں میں سے 11 فیصد میں سیسے اور کیمیائی رنگ کی ملاوٹ پائی گئی، جس کے بعد متعلقہ آڑھتیوں پر 5 ہزار سے 25 ہزار روپے تک جرمانہ عائد کیا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’ملاوٹ کرنے والے کا نام بورڈ پر لکھ دینا سب سے مؤثر سزا ثابت ہوئی ہے۔‘‘

منڈی کے قریب ہی ایک چھوٹا سا ہلدی پیسنے کا کارخانہ بھی لگایا گیا ہے، جہاں 12 مشینیں ہیں۔ کارخانے کے مالک شیخ عبدالرحمٰن کا کہنا ہے کہ وہ روزانہ 2 ٹن خشک ہلدی پیستے ہیں اور اپنا برانڈ ’’نیلی بھیمڑ گولڈ‘‘ کے نام سے بیچتے ہیں۔ ان کے بقول براہِ راست خریداری کی وجہ سے انہیں ہلدی 3 ہزار روپے من سستی پڑتی ہے، جس کا فائدہ وہ صارف کو دیتے ہیں۔

منڈی کے ناظم چودھری نثار احمد وڑائچ نے بتایا کہ منڈی کے احاطے میں 30 ہزار لیٹر گنجائش کا ایک ٹیوب ویل اور 2 ہزار لیٹر کا پینے کے پانی کا ٹینک بھی بنایا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق بارش کے دنوں میں کیچڑ کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے 1.2 کلومیٹر طویل پختہ راستے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے، جس پر 2 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ ’’ہم چاہتے ہیں کہ کاشتکار کو منڈی آنے میں کوئی دقت نہ ہو، کیونکہ وہ ہی اس کی اصل طاقت ہیں۔‘‘

(صفحہ 4، کالم 9 میں ملاحظہ کریں)

ماہنامہ آبگینۂ فکر — 19 — 228 — 8830028
ISSN: 5593062 — 8830000 — 005
xjrbplb@126.com